نیاز فتح پوری کے افسانوں کا اسلوبیاتی و تکنیکی پہلو

ڈاکٹر سلمان علی*

Abstract:

Niaz Fatah Puri is a representative short story writer of Urdu Romantic movement too other than a critic,translator and editor. In this article the author elucidates the stylistic behaviour of Niaz Fatah Puri's short stories and highlights his different techniques of writing.

نیاز فتح پوری (پیدائش ۱۸۸۴ء بمقام بارہ بنکی (بھارت) وفات ۳۱؍جولائی ۱۹۶۶ء بمقام کراچی پاکستان)[1] اُردو افسانہ نگاری کا ایسا منفرد اور معتبر نام ہے جس کے بغیر اردو افسانہ نگاری کی تاریخ ادھوری رہے گی۔ نیاز فتح پوری کے افسانوی مجموعے اس ترتیب سے منظر عام پر آئے۔

۱۔ نگارستان ۱۹۲۹ء

۲۔ نقاب اٹھ جانے کے بعد ۱۹۴۲ء

۳۔ حسن کی عیاریاں اور دوسرے افسانے ۱۹۴۲ء

۴۔ جمالستان ۱۹۴۴ء

۵۔ مختارات نیاز ۱۹۴۷ء

'نگارستان' نیاز کا سب سے اہم اور مقبول چھبیس افسانوی تحریروں پر مشتمل مجموعہ ہے۔ جس میں فنی اور تکنیکی لحاظ سے مندرجہ ذیل تحریریں 'افسانے' کی ذیل میں آتی ہیں۔

'چند دن بمبئی میں'، 'ایک مصور فرشتہ'، 'کیوپڈ وسائیکی'، 'ایک رقاصہ سے'، 'عورت'، 'ایک قافلہ صحرا کو دیکھ کر'، 'قربان گاہِ حسن'، 'ایک مصلح بت تراش'، 'کہکشاں کا ایک سانحہ'، 'روح کی فریب کاریاں عالم محبت میں'، 'مستی'،

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اُردو، پشاور یونیورسٹی، پشاور

'شہزادہ خرم اور ابابیل'، 'چند گھنٹے ایک مولوی کے ساتھ' مذکورہ افسانوں میں سے بعض افسانوں کے بارے میں ڈاکٹر عقیلہ شاہین کا خیال ہے کہ:

''روح کی فریب کاریاں عالم محبت میں'، 'شہزادہ خرم'............طبع زاد نہیں بلکہ آسکر وائلڈ کے افسانوں سے ماخوذ ہیں۔ نیاز وائلڈ کے رومانی تخیلاتی اور خوبصورت داستانوی انداز سے بہت متاثر ہیں۔ یہ انداز جس میں تخیل وتصور کی نزاکتیں بھی ہیں اور حقیقی زندگی کے مختلف ادھورے پہلو بھی جو لفظوں کے خوبصورت پیراہن میں مکمل شاہکار دکھائی دیتے ہیں۔''(۲)

یہ صحیح ہے کہ نیاز مذکورہ بالا مغربی ادیبوں سے متاثر ہوئے اور بقول عقیلہ شاہین ان کے کچھ افسانے دوسری زبانوں سے بھی ماخوذ ہیں۔لیکن وہ اپنے تخلیقی تخیل اور اسلوب سے اسے طبع زاد بنا دیتے ہیں یا کم از کم وہ آزاد ترجمہ ہو جاتا ہے۔ وہ خشک سے خشک موضوع کو بھی رنگین بنا دیتے ہیں۔ جہاں تک اس مجموعے کے باقی افسانوں کا تعلق ہے تو ان میں افسانہ' کیوپڑ وسائیکی' یونان کے دیو مالا، علم الاضام سے تعلق رکھتا ہے۔ جسے نیاز نے اپنے منفرد اسلوب میں اس طرح پیش کیا ہے۔ کہ طبع زاد محسوس ہوتا ہے۔اس سلسلے میں وہ خود لکھتے ہیں:

''یہ افسانہ حقیقتاً یونانیوں کے علم الاضام سے متعلق ہے لیکن اپنی ترتیب اپنے انداز بیان اور اپنے اسلوب کے لحاظ سے بالکل نئی چیز ہے اور اخذ واقتباس سے بالکل پاک۔''(۳)

'کیوپڑ اور سائیکی' حسن وعشق کی لازوال داستان اور یونانی دیو مالا کا کلاسیکل قصہ ہے۔ جو رفعت خیال اور حسن بیان کے اعتبار سے نہایت بلند ہے۔تکنیکی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس میں بیک وقت شاعری، مصوری اور موسیقی کا امتزاج بدرجۂ اتم محسوس ہوتا ہے۔اس افسانے کے بارے میں ڈاکٹر عقیلہ شاہین رقمطراز ہیں:

''ایک خوب صورت افسانہ، جو رومان پرور، شدید جذبہ اور تخیل کا لافانی شاہکار ہے۔ اس دور میں بھی جب کہ افسانہ حقیقت، علامت وتجرید کے راستوں پہ اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔' کیوپڑ اور سائیکی' اپنے ان دیکھے۔ جہاں، وفورِ تخیل اور وفورِ جذبات کی بناء پر ایک دلکش افسانہ جس کا پلاٹ مضبوط، کہیں جھول وپیچیدگی نہیں اور کردار بھی حسین وپرکشش، دیوی، دیوتاؤں کے یہ کردار افسانوں کی طرح سوچتے اور عمل کرتے ہیں۔اس لیے ماورائی وطلسماتی ماحول میں بھی ہمیں کسی قسم کی اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا، افسانہ کا اسلوب وانشاء لاجواب ہے۔قصہ سے ہٹ کر صرف انشاء پردازی کو ہی لے لیا جائے تو ہمیں نیاز کے کمال فن کا معترف ہونا پڑتا ہے۔''(۴)

اس طرح ان کی ایک دوسری کہانی 'ایک رقاصہ سے' حسن اور رقص کا بہترین مرقع ہے۔رقص ایک فن ہے۔لیکن اس میں جب حسن شامل ہو جائے تو ایک بانکپن پیدا ہو جاتا ہے۔رقص کی کیفیات کو الفاظ کا جامہ پہنانا بہت مشکل کام ہے۔رقص کی اگر کوئی زبان ہے تو وہ حرکات وسکنات ہو سکتی ہیں۔رقص کی کیفیات کا اظہار بڑا مشکل

مرحلہ ہے۔ مگر نیاز نے ان تمام کیفیات کو تکنیکی لحاظ سے اس دلکش اسلوب میں پیش کیا ہے کہ پڑھنے والے کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

> ''وہ تیرا لحن گلوسوز، وہ ساز میں ڈوبی ہوئی آواز، ایسی ڈوبی ہوئی کہ یہ معلوم ہی نہیں ہوسکتا کہ تیری آواز صدائے ساز ہے یا صدائے ساز تیری آواز ہے۔ وہ تیرا ایک قدم زمین پر جما کر دوسرے پاؤں کی ایڑی اُٹھا کر صرف پنجہ سے زمین کو ٹھکرانا اور پھر تیرے گھونگھروں کے اندر پہلے آہستہ آہستہ اور پھر باقاعدہ وقفوں کے ساتھ اسی ٹھوکر کا ایک مسلسل فریاد کی شکل اختیار کرلینا، ۔۔۔ ہنگام رقص وہ تیری شوخ اور متحرک چتونیں، جن کے نظام حرکت سے اُصول ریاضی منضبط ہوسکتے ہیں۔ وہ پھڑکنے والی ابروئیں، جن کی نازک لرزش سے ایک مصور کا قلم اپنی رفتار درست کرسکتا ہے۔ وہ آنکھیں جن کی گہرائی میں سمندر کا عمق ڈوب سکتا ہے وہ نگاہیں جن کے بسط میں فضاء کی وسعت گم ہوسکتی ہے وہ کمر کا لوچ دنیا کو رعشہ براندام کرسکتا ہے۔ وہ گردن کی جنبش جو دنیا کی نیندوں میں تھرتھری پیدا کرسکتی ہے۔ وہ نصف سر پر ترچھا آنچل رکھ کر ایک خاص انداز سے اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی نوک کو ٹھوڑی پر رکھ کر کھڑا ہوجانا جو ساری دنیا پر تیری حکومت کرا سکتا ہے۔''(۵)

رقص کی ان کیفیات اور جذبات کو جس انداز سے نیاز نے قلم بند کیا ہے اور فنی و تکنیکی لحاظ سے جو حسن پیدا کردیا ہے۔ وہ ان کے اسلوب کی ایسی خصوصیت ہے جس سے ان کی تحریروں میں تازگی برقرار رہے۔

نیاز کے افسانوی مجموعوں کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ان میں افسانویت کم ہے۔ جذبات و احساسات کا سیل بیکراں زیادہ، جو افسانے کے فنی تراش خراش پر غالب نظر آتا ہے۔ اس سلسلے میں فرمان فتح پوری رقمطراز ہیں:

> ''نیاز ۔۔۔ بحیثیت مجموعی اس باب میں پریم چند کے ہم قدم نہیں۔ سجاد حیدر کے ہمنوا ہیں۔ وہ افسانے کی فنی شرائط کو اتنا ملحوظ نہیں رکھتے جتنا کہ اپنی طبیعت کی جولانی اور تحریر کی شگفتگی کو، ۔۔۔''(۶)

نیاز بہترین افسانہ نگار نہ سہی لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ افسانوی ادب میں ایک نئے طرز بیان کے وہ موجد ضرور ہیں۔ ان کے اسلوب کی جاذبیت تھوڑی دیر کیلئے گردوپیش سے بے خبر کردیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جوش ملیح آبادی نے اُنہیں 'خالق طرز انشاء پرداز'(۷) فراق گورکھپوری نے انہیں 'بلند پایہ اسٹائلسٹ Stylist'(۸) مالک رام نے ان کی نثر کو 'بانکی البیلی نثر'(۹) کہا ہے۔

اسلوب کا تعلق ادب میں زبان کے استعمال سے ہے چونکہ ادب کا ذریعہ اظہار زبان ہے لہٰذا اظہار کے نت نئے طریقوں، طرز بیان کی جدتوں اور نئے لسانی سانچوں کی تشکیل سے ہی اسلوب کی تشکیل عمل میں آتی ہے۔

ان تمام اسلوبیاتی وسائل کو نیاز نے زبان کی صوتی، حرفی، لغوی، نحوی اور معنیاتی سطح پر استعمال کیا ہے جس سے ان کے طرز بیان میں ایک طرف اچھا تاثر پیدا ہو گیا ہے۔ تو دوسری طرف اظہار میں جدت اور معنی میں اضافے کا سبب بھی بنے جو ان کی تکنیکی اُپج پر دلالت بھی کرتا ہے۔

صوتی سطح پر نیاز کے اسلوب کی ایک نمایاں خصوصیت صوتی رمزیت Sound Symbolism ہے۔ جس میں الفاظ کی اصوات سے ان کے معانی کا اظہار ہوتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

''جس کے ایوان خانے میں کنیزوں کے ریشمی ملبوسات کی سرسراہٹ محسوس ہوتی رہتی تھی۔''(۱۰)

یہاں 'سرسراہٹ' ایک Onomatopoeic یعنی صوت رمزی لفظ ہے جس میں 'س' کی دونوں اصوات اس آواز کی نقالی کر رہی ہیں جو لباس کے سرکنے، ملنے یا جسم سے مس ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک اور قریب الواقع لفظ 'ملبوسات' بھی ہے جو اگر چہ صوت رمزی لفظ نہیں ہے لیکن اس میں پائے جانے والی اس کی آواز 'سرسراہٹ' کی 'س' کے ساتھ مل کر صوت رمزی کیفیت دوبالا کر رہی ہے۔ نیاز کے افسانوں میں تجانس صوتی Alltiteration کی مثالیں بھی پڑھنے کو ملتی ہیں اس میں کسی جملے یا فقرے کے دو یا دو سے زیادہ قریب الواقع الفاظ ایک ہی مصمتے سے شروع ہوتے ہیں ملاحظہ کیجیے ان کے افسانوں میں اس کی مثالیں:

''چاندنی رات تھی، خانقاہ کے نیچے بہنے والی ندی میں چاندنے چراغاں کر رکھا تھا۔''(۱۱)

''اور یہ لانبی گھنی پلکوں کو تو دیکھو جیسے سیاہ ریشم کے باریک و نرم ریشے کسی نے سلیقے سے جمادئے ہوں۔''(۱۲) ''اگر میری زلفوں کی تاب سے وہ بچ گیا تو نگاہوں کے تیر سے کیوں کر جانبر ہو سکے گا۔''(۱۳)

نیاز نے اپنے افسانوں کو مقفٰی لفظوں کے ذریعے بھی دلکش بنایا ہے۔ اس تکنیک سے ان کے ہاں نثر میں شعر کی سی جادوئی کیفیت پیدا ہوگئی ہے ملاحظہ کیجیے:

''اے بادلوں کی طرح اپنے خانہ بدوش آوارگیوں میں گم رہنے والے صحرائیو کیا مجھے بھی تم اپنے نشہ وارفتگی میں کبھی شریک کر سکتے ہو جس سے تم نے صحرا کے ذروں کو مخمور اور پہاڑوں کی وادیوں کو معمور کر رکھا ہے۔''(۱۴)

یا

''تجھے کیا خبر کہ جب تو سوجاتی ہے تو کیا ہو جاتی ہے۔''(۱۵)

اُردو کی اہم نحوی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت عکس ترتیب یا تقلیب Inversion ہے۔ جسے ترتیبِ الفاظ Word Order بھی کہتے ہیں۔ اردو میں الفاظ بہ اعتبار فائل/ مفعول/ فعل ترتیب دیے جاتے ہیں

۔اب اگر اس ترتیب الفاظ کو اپنی مقررہ صورت سے تبدیل کر دیا جائے تو اس کو عکس ترتیب یا تقلیب کہا جائے گا یہ ایک طرح کی اسلوبیاتی جدت اور ایک ایسی تکنیک ہے جس سے بیان میں زور اور جذباتی تاثر پیدا کرنے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔اس لیے نیاز نے اکثر و بیشتر اپنے افسانوں میں اس تکنیک کو برتا ہے۔ملاحظہ کیجئے چند مثالیں:

''ایک کیفیت تھی بدن میں سنسنی کی، دماغ میں نشے کی، خون میں سرعت دوراں کی، روح میں بالیدگی اور احساس میں اس شگفتگی کی جو صبح نسیم کے چھو جانے کے بعد کلی میں پیدا ہونے لگتی ہے۔''(۱۶)

اس طرح ایک دوسری جگہ یہی انداز ہے کہ:

''زندگی نام ہے صرف ریگ زار کی سی وحشت کا بے آب وگیاہ سرزمین کی سی خشکی کا۔''(۱۷)

یا

''جو کسی زمانے میں مخصوص تھا صرف جمیل مناظر قدرت کے مطالعے کے لیے۔''(۱۸)

اس تکنیک سے تو جملے کی معنوی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی مگر بیان میں زور اور جذباتی تاثر پیدا ہو جاتا ہے۔

ساختی متوازیت Constructional Parallelism کے نمونے بھی نیاز کے افسانوں میں پائے جاتے ہیں۔اس تکنیک میں جب دو یا دو سے زیادہ جملے یا جملے کے قریب الواقع اجزاء نحوی ساخت کے اعتبار سے متوازی ہوں یعنی ان میں نحوی مماثلت یا مطابقت پائی جاتی ہو تو اس طرح ساختی متوازیت کی تکنیک سامنے آتی ہے اس تکنیک میں بالعموم الفاظ اور حروف (حروف عطف حروف ربط وغیرہ) کی تکرار پائی جاتی ہے لیکن خالص ساختی متوازیت کا انحصار ان چیزوں پر نہیں بلکہ جملوں یا فقروں کے نحوی سانچوں اور شکلوں کی تکرار پر ہوتا ہے۔ساختی متوازیت جزوی بھی ہو سکتی ہے اور کلی بھی جزوی ساختی متوازیت کسی جملے کے دو یا دو سے زیادہ متواتر اجزاء کی نحوی تکرار سے تشکیل پاتی ہے۔جب کہ کلی ساختی متوازیت میں ایک جملہ دوسرے متواتر جملے یا جملوں سے مکمل طور پر نحوی مطابقت رکھتا ہے۔کلی ساختی متوازیت کو 'توازن' Balance بھی کہتے ہیں۔متوازیت نیاز فتح پوری کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات میں سے ہے۔نیاز نے اپنے افسانوں میں متوازی ساختے خواہ جزوی ہوں یا کلی اس انداز سے برتے ہیں کہ ان میں شعر کی سی نغمگی اور دلکشی پیدا ہو گئی ہے۔ملاحظہ کیجئے جزوی ساختی متوازیت کی چند مثالیں جو نیاز نے اپنے افسانوں میں استعمال کی ہیں۔

''عورت۔۔۔۔ایک روشنی ہے جسے ہم چھو سکتے ہیں، ایک نکہت ہے جس سے ہم گفتگو کر سکتے ہیں، ایک حلاوت ہے جو ہاتھوں سے چکھی جا سکتی ہے، ایک موسیقی ہے جو آنکھوں سے سنی جا سکتی ہے۔''(۱۹)

''یہ تو نے کیسے جانا کہ میں صرف تیرے جسم کا پرستار ہوں، صرف تیری صورت کا شیدائی ہوں۔''(۲۰)

''وہ گھنٹوں مندر کے اندر تنہا بیٹھا رہتا، کسی فکر میں مستغرق، کسی خیال میں منہمک۔''(۲۱)

اس طرح کلی ساختی متوازیت کی مثال بھی ملاحظہ کیجیے کہ کس طرح نیاز نے دلکش انداز میں اپنے جذبے کو اُبھارا ہے:

''اس کا صحیح و توانا جسم، جس کے اندر شباب نے اپنا مخصوص رنگ بھر کر یکسر مینائے رنگین بنا دیا تھا۔ اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں، جن سے زہرہ ہر وقت افسوس کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس کا سڈول جسم، جس کے ہر عضو سے بہار کی شگفتگی کا مفہوم پیدا تھا۔''(۲۲)

ساختی متوازیت کے ساتھ ساتھ نیاز کے ہاں عکس متوازیت Chiasmus کی مثالیں بھی پڑھنے کو ملتی ہیں۔ عکس متوازیت دراصل ساختی متوازیت کا عکس یا تقلیب ہے۔ جب دو متواتر جملے یا ان کے اجزاء ایک دوسرے کا معکوس یا مغلوب ہوں، تو اُسے عکس متوازیت کہتے ہیں۔ اس میں نہ صرف الفاظ و تراکیب اُلٹ جاتی ہیں۔ بلکہ اکثر نحوی سانچوں میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ملاحظہ کیجیے اسلوب نیاز میں اس تکنیک کی چند مثالیں۔

''کیا عرض کروں وہ کیا بات تھی، بات کیا تھی ایک کیفیت تھی بدن میں سنسنی کی، دماغ میں نشے کی۔۔۔۔''(۲۳)

''تیری آواز صدائے ساز ہے۔ یا صدائے ساز تیری آواز۔''(۲۴)

عکس متوازیت کا استعمال ساختے کے دوسرے حصے پر جو پہلے حصے کا معکوس ہوتا ہے۔ زور پیدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس سے نئے معنی بھی پیدا ہوتے ہیں اور معنیاتی تبدیلی بھی واقع ہوتی ہے۔ نیاز کے ہاں تکرار Repetition کی تکنیک ان کے افسانوں میں نت نئے طریقوں سے سامنے آتی ہے۔ تکرار زبان میں جذباتی طرز پیدا کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے۔ جب متکلم کسی جذباتی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے۔ اس لیے تکرار سے متکلم کی ذہنی کیفیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

''ساون کی وہ سیاہ رات، رات کی وہ اُمنڈ پڑنے والی تاریکی، وہ پہاڑوں اور جنگلوں کو ہلا دینے والی گرج، اور پھر اس کے تاریک پردے سے فطرت کا وہ زہرہ گداز تبسم برق، یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اس رات کی کبھی صبح نہ ہوگی۔''(۲۵)

''ہمارے ملک میں عورتیں مردوں ہی کے ساتھ تعلیم پاتی ہیں۔ اس لیے وہ مردوں ہی کی طرح سوچتی ہیں، مردوں ہی کی طرح بولتی ہیں اور مردوں ہی کی طرح اپنی زندگی بسر کرتی ہیں۔''(۲۶)

'نہیں، میں نہیں سننا چاہتی، اپنے سوال کا جواب تجھ سے نہیں چاہتی۔''(۲۷)

''مردانہ جذبات! میں نہیں سمجھتی کس قدر عجیب بات ہے ایک عورت میں مردانہ جذبات؟ صاف

صاف کہہ، یہ مردانہ جذبات کیسے ہوتے ہیں میں سننا چاہتی ہوں کہ وہ کیا کیفیت ہے۔ جو صرف مردوں میں مخصوص سمجھی جاتی ہے۔ لیکن ہاں تو نے ایک عورت ہو کر یہ کیسے معلوم کیا کہ وہ جذبات مردانہ ہیں؟

''مردانہ! مردانہ!! اُف کس قدر مکروہ، کیسا قابل نفرت لفظ ہے۔''(۲۸)

''میں ترے حسین تحائف واپس کرتا ہوں کہ یہ تیرے ہی حسین جسم کے لیے موزوں ہیں۔''(۲۹)

اس کے علاوہ نیاز کے ہاں تکرار کی ایک دوسری قسم ترادفی تکرار جیسے Synonymical Repetition بھی کہہ سکتے ہیں ملتی ہے جس میں مترادف الفاظ و تراکیب اور فقروں کے استعمال سے مفہوم کی تکرار پیدا کی جاتی ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس تکنیک کی چند مثالیں:

''وہ اپنی نگاہوں کے افسوں اور باتوں کے جادو سے سب کو مسحور کیا کرتی تھی۔''(۳۰)

''میں یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہوں کہ تو دولت مند ہے، میں یہ معلوم کر کے مسرور ہوتا ہوں کہ تو ذہین وقابل ہے۔''(۳۱)

''حقیقت یہ ہے کہ اُسے اپنے حسن پر بڑا غرور تھا، بڑا پندار تھا''(۳۲)

''میرے دماغ کا وزن کیوں ہلکا ہو رہا ہے، میں اپنے آپ کو کیوں سبک محسوس کر رہی ہوں۔''(۳۳)

''میں تجھے کیسے پوجوں؟ اپنے جذبہ پرستاری کی آگ کو کیوں کر ٹھنڈا کروں۔''(۳۴)

شماریات Enumeration ایک ایسی تکنیک ہے جس میں مختلف اشیاء یا افعال Action کا ایک ایک کر کے نام گنایا جاتا ہے۔ جس سے ایک زنجیر سی بن جاتی ہے۔ اس سے جملے کی نحوی ترتیب میں کوئی فرق نہیں آتا۔ جن اشیاء کا ایک ایک کر کے نام لیا جاتا ہے۔ وہ بالعموم ایک ہی زمرے یا قبیل سے تعلق رکھتی ہیں اور ان میں ایک قسم کا معنیاتی ربط پایا جاتا ہے اور یہ کسی بھی طرح تسلسل بیان کو مجروح نہیں ہونے دیتا جیسے نیاز اپنے ایک افسانے شبنمستان کا قطرہ گوہریں میں لکھتے ہیں۔

''یہ شمعدان، یہ گلدان یہ دروازے کے پردے، یہ دیواروں کے نقش ونگار، الغرض ہر چیز مجھ سے دور ہٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔''(۳۵)

یہ ساری تکنیکیں مل کر نیاز کے اسلوب کی تعمیر کرتی ہیں اور یہی رنگا رنگی ان کے انداز کی مقبولیت کا سب سے بڑا راز ہے۔

❁❁❁

حواشی

۱۔ انوار احمد، ڈاکٹر، اُردو افسانہ ایک صدی کا قصہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ص ۷۰

۲۔ نیاز فتح پوری، شخصیت اور فن، ص ۱۱۶

۳۔ نگارستان ص ۱۸

۴۔ نیاز فتح پوری، شخصیت اور فن، ص ۱۱۱

۵۔ نگارستان ص ۷۲، ۷۳

۶۔ اُردو افسانہ اور افسانہ نگار، ص ۲۷

۷۔ حضرت نیاز فتح پوری، مشمولہ: نگار نیاز نمبر، ص ۴۲

۸۔ آشفتہ بیانی میری، مشمولہ: نگار نیاز نمبر، ص ۴۵

۹۔ نیاز اور نیاز مند، مشمولہ: نگار نیاز نمبر، ص ۵۸

۱۰۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۳

۱۱۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۴۶

۱۲۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۱۳

۱۳۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۸۷

۱۴۔ نگارستان، ص ۸۵

۱۵۔ نگارستان، ص ۶۷

۱۶۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۲۷

۱۷۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۱۹

۱۸۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۴۴

۱۹۔ نگارستان، ص ۸۲

۲۰۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۴۸

۲۱۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۶۷

۲۲۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۶۸

۲۳۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ص ۲۷

۲۴۔ نگارستان،ص ۲۷

۲۵۔ نگارستان،ص ۸۵

۲۶۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۱۴

۲۷۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۲۴

۲۸۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۲۴

۲۹۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۹۰

۳۰۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۸۶

۳۱۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۸۹،۹۰

۳۲۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۶۲

۳۳۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۱۰

۳۴۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۲۸

۳۵۔ شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے،ص ۱۱

کتابیات

۱۔ انوار احمد ڈاکٹر، اُردو افسانہ ایک صدی کا قصہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۷ء

۲۔ عقیلہ شاہین، ڈاکٹر، نیاز فتح پوری شخصیت اور فن، کراچی: انجمن ترقی اُردو، ۱۹۹۵ء

۳۔ فرمان فتح پوری، اُردو افسانہ اور افسانہ نگار، سندھ: اُردو اکیڈمی، ۱۹۸۹ء

۴۔ نگار نیاز نمبر

۵۔ نیاز فتح پوری، شبنمستان کا قطرہ گوہریں اور دوسرے افسانے، ادارہ ادب العامیہ، ۱۹۹۰ء

۶۔ نیاز فتح پوری، نگارستان، لاہور: نگار بک ایجنسی، ۱۹۳۰ء

❁❁❁